چغل خوری کا انجام

اکرام شبنم امروہوی

بازار شفاعت پوتہ، امروہہ۔ 244221

جنگل میں اس خبر کا بڑا چرچا تھا کہ آج صبح بھیڑیے اور لومڑی میں جھگڑا ہو گیا، لیکن جھگڑے کی وجہ کوئی نہیں جانتا تھا، سب اپنی اپنی جگہ قیاس آرائیاں لگا رہے تھے۔ بات صرف اتنی تھی کہ صبح سویرے لومڑی نے جنگل سے ملی ہوئی آبادی والے علاقے میں کانٹے دار تار کی باڑ پار کر کے تگڑی مرغی کا شکار کیا اور اُسے منھ میں دبوچ کر جنگل کے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر مزے دار ناشتہ کرنے کے بارے میں سوچ ہی رہی تھی کہ اتفاق سے ایک بھیڑیا ادھر آنکلا۔ جھگڑے اور مار کٹائی کے بعد بھیڑیے نے مرغی چھین کر بڑے آرام سے کھانا شروع کر دیا۔

ادھر جنگل کے بادشاہ شیر کے سر میں درد تھا اس نے جنگل کے ڈاکٹر ریچھ کو طلب کیا تھا کہ معائنہ کر کے رپورٹ پیش کرے۔ ڈاکٹر ریچھ نے جنگل کے بادشاہ کا معائنہ کیا اور شیر کے سر پر پٹی باندھ دی۔ کھانے کے لیے شہد تجویز کیا اور مکمل آرام کی ہدایت کی۔ غار کے باہر درخت کے سائے کے نیچے آرام کرنے کی غرض سے بادشاہ سلامت لیٹ گئے۔

ڈاکٹر ریچھ کو سر کے درد کی وجہ تو معلوم نہ ہو سکی، لیکن وہ پھر بھی مطمئن تھا کیونکہ شیر نے شہد چکھ کر چھوڑ دیا تھا۔ باقی شہد ریچھ نے ڈٹ کر کھایا اور پھر اپنے مددگار کو طلب کیا اور کہا کہ چار خرگوش بلائے جائیں، حکم ملتے ہی چاروں خرگوش حاضر ہو گئے۔ ایک خرگوش کو جنگل کے شمال کی جانب دوسرے کو جنوب اور تیسرے کو مشرق اور چوتھے کو مغرب کی طرف روانہ کیا تا کہ جنگل کے تمام جانوروں کو شیر کی بیماری کی خبر کے لیے کہا جائے۔ حکم ملتے ہی چاروں قاصد روانہ ہو گئے۔

اگلے دن!

جنگل کے تمام جانور تحفوں سمیت بادشاہ کی عیادت کے لیے آنا شروع ہو گئے۔ بادشاہ سلامت تحفے اور جنگل کے جانوروں کو دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ کچھ دیر کے لیے اپنی بیماری کو بھول گیا۔ جنگل کے بادشاہ نے تمام جانوروں کو ایک نظر دیکھا پھر حاضرین سے پوچھا: ”لومڑی کہاں ہے؟ وہ کیوں نہیں آئی؟ اس کو اطلاع نہیں کی“ تمام جانور چپ رہے، بادشاہ نے دوبارہ پوچھا تو بھیڑیا اپنی جگہ سے

اُٹھا ایک قدم آگے آیا، سر جھکا کر مؤدبانہ بولا حضور! میری ملاقات آج صبح لومڑی سے ہوئی تھی اور میں نے آپ کی بیماری کے بارے میں بھی اس کو بتایا تھا، لیکن اس وقت وہ ایک موٹی مرغی سے ناشتہ کرنے میں لگی ہوئی تھی۔ اس لیے اس نے لاپروائی سے جواب دیا کہ تم جاؤ خود بادشاہ کی خبر گیری کرو۔ حضور! میں سن کر چلا آیا۔ اتنے میں لومڑی بھی ایک طرف سے لنگڑاتی ہوئی آرہی تھی۔ راستے میں اس کی ملاقات جنگل کے ڈاکٹر ریچھ سے ہو چکی تھی اور اس نے لومڑی کو بھیڑیے اور شیر کی گفتگو تفصیل سے بتادی تھی۔ لومڑی نے ڈاکٹر ریچھ سے کہا تم فکر مت کرو میں نمٹ لوں گی۔

جب لومڑی جنگل کے حاضرین کے پاس پہنچی تو جنگل کے بادشاہ نے گرجدار آواز سے پوچھا: ’’تم اتنی دیر سے کہاں تھیں، کیا تمھیں اطلاع نہیں ملی تھی؟‘‘ لومڑی نے کانپتے ہوئے عرض کیا۔ ’’آپ کی بیماری کی خبر جونہی مجھے ملی تو اس بیماری کے علاج کے لیے میں نے تمام جنگل چھان مارا تاکہ کوئی اچھی دوا مل جائے، جس کے استعمال کرتے ہی حضور کو آرام آجائے۔ اس چھان بین کے دوران میں تھک کر بیٹھ گئی کہ پرندوں کا تجربہ کار بوڑھا حکیم آگیا۔ اس نے مجھے اُداس دیکھ کر پوچھا: ’’خالہ بی! آج بڑی اُداس ہو کیا بات ہے؟‘‘ تو میں نے حضور کی بیماری کا ذکر کیا اور علاج کے متعلق دریافت کیا تو اس نے مجھے بہت ہی قیمتی نسخہ بتایا۔ بوڑھے حکیم نے کہا خالہ بی! تم بادشاہ سلامت کی مشیر خاص ہو، اس لیے نسخہ بتا رہا ہوں۔ بادشاہ سلامت نے خوش ہو کر کہا تو تجربہ کار حکیم نے کیا علاج تجویز کیا ہے، جلدی سے بتاؤ۔ لومڑی نے بڑے ادب کے ساتھ عرض کیا حضور! حکیم نے کہا ہے کہ آپ کے سر کا درد اس حالت میں ٹھیک ہو سکتا ہے جب آپ بھیڑیے کی کھال کی ٹوپی بنوا کر سر پر پہن لیں۔ بھیڑیے نے جب یہ سنا تو گھبرا گیا اور بادشاہ سلامت سے عرض کرنے کے لیے بولنا ہی چاہتا تھا کہ جنگل کے بادشاہ نے گرجدار آواز میں اپنے اہلکاروں کو کہا کہ ہماری مشیر خاص لومڑی کے مشورے پر فوراً عمل کیا جائے۔ حکم پاتے ہی چیتے نے بھیڑیے پر چھلانگ لگائی، آن واحد میں چیر پھاڑ کر کھال بندر میاں کے حوالے کی تاکہ بادشاہ سلامت کے سر کے لیے ٹوپی بنوادے۔ ٹوپی تیار ہوگئی اور جنگل کے بادشاہ کے سر پر رکھ دی اور یہ اتفاق ہی تھا کہ جنگل کے بادشاہ نے سر کے درد میں آرام اور سکون محسوس کیا۔

چالاک لومڑی نے بھیڑیے سے اپنی بے عزتی اور چغلی کھانے کا انتقام علاج کرانے کے ذریعہ لے لیا۔ اس کے بعد تمام جانور اپنے ٹھکانے کی طرف روانہ ہو گئے اور لومڑی کی عقل کی داد دی۔

○○